# آپنی آرائش دین کی نظر میں

<"xml encoding="UTF-8?>

آج کل بهت کم ایسے لوگ ملیں گے جو گھر سے نکلتے وقت ایك نظر آئینہ پر نہ کرتے هوں لباس کا مرتب هونا ظاہری وضع و قطع کا عام مجمع میں حاضر هونے وقت ٹھیك ٹھاك کرنا ایك عادی کام اور همہ گیر عمل بن گیا هے اور اس مسئلہ میں بچے بوڑھے ۔مرد عورت، مالدار اور تہی دست کے درمیان کوئی فرق نهیں پایا جاتا سب کے سب دوسروں کے دیدار و ملاقات کے وقت اپنی آرائش کا خیال رکھتے هیں۔ اور یہ طے هے کہ یہ عادت بڑی اچھی اور پسندیدہ هے اور همارے معصوم پیشواؤں نے بھی اس کی بڑی تاکید کی هے اس سلسلہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایاهے:

(ان الله یحب الجمال والتجمیل ویکره البؤس والتباؤس)1: "اللہ تعالیٰ زیبائی اور آراستہ کرنے کو پسند کرتا هے اور پژمردگی اور اپنے آپ کو غبار آلود اور پژمردہ دکھلانے کو ناپسند کرتا هے"۔

اسی طرح جناب رسول خدا(ص) فرماتے هیں:

(ان الله تعالیٰ یحب من عبده اذا خرج الی اخوانه ان یتهیأ لهم ویتجمّل) 2

"اللہ تعالیٰ کو یہ پسند هے کہ جب اس کا بندہ اپنے دینی بھائءیوں کے پاس جائے تو خود کو آمادہ کرے اور اپنی آرائش کرے"۔

شاید کچھ لوگوں کا یہ گمان هے کہ جب اجنبی لوگوں کے سامنے جائیں تو اپنے آپ کو آراستہ کریں اپنے دوستوں اور آشنا لوگوں کے دیدار کے وقت اپنا پن اور دوستانہ هی خود کی آراستگی سے بے نیاز کر دیتا هے اور اس وقت اپنی آرائش ضروری نهیں هے؟ جب کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے هیں:

(لیتزین احدکم لاخیه المسلم اذا اتاه کما یتزین للغریب الذی یحب ان یراه فی احسن الهیة) 3 "جس طرح تم پسند کرتے هو کہ اجنبی لوگ تمهیں بہترین شکل وصورت میں دکھیں اور ان کے لئے اپنے آپ کو آراستہ کرتے هو اسی طرح جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ تو خود کو آراستہ کر کے جاؤ"۔

اس مسئلہ پر دقیق نظر اور غور وفکر کرنے کے لئے هم چند امور کا تذکرہ کررهے هیں جو براہ راست انسان کی ظاہری 4 آرائش میں دخیل هیں۔

1۔ عمومی پاکیزگی پاکیزگی،

انسان کی ذاتی اور سماجی سلامتی میں بے حد موثر هونے کے ساتھ ساتھ دیکھنے والوں کی دلچسپی اور دل خوشی کا باعث هے کلام معصومین(ع) میں ایمان کا جزو شمار هونے والے امور و صفات کی تعداد زیادہ نهیں هے؛

(النظافة من الایمان) 5 "پاکیزگی وصفائی ایمان کا جزو هے"۔

دوسری جگہ امام علی رضا(ع) فرماتے هیں:

(من اخلاق الانبیاء التنظیف) 6 "پاکیزہ و صاف رہنا، انبیاء کے اخلاق میں شامل هے"۔

ایك حدیث نبوی میں ایك گندے شخص کے بارے میں اس طرح آیا ھے:

(ان الله تعالیٰ یبغض الوسخ والشعث) 7 "اللہ تعالیٰ گندے اور گرد و غبار آلود شخص سے نفرت کرتا ھے"۔

بعض روایات میں خاص مقامات پر صاف و پاکیزہ رہنے کی طرف اشارہ کیا گیا ھے حضرت امام جعفر صادق(ع) اپنی حدیث کے ایك حصہ میں فرماتے ھیں:

(فان الله ۔ عز وجل ۔ اذا انعم علی عبده نعمة احب ان یری علیه اثرھا، قیل :وکیف ذالك؟ قال: ینظف ثوبه، ویطیب ریحه ویجصص داره، ویکنس افنیته، حتی ان السراج قبل مغیب الشمس ینفی الفقر ویزید فی الرزق) 8

"جب خدا وند متعال کسی کو نعمت دے تو وہ پسند کرتا ھے کہ اس نعمت کا اثر اس کے اندر ملاحظہ کرے۔ پوچھا گیا وہ کس طرح؟ فرمایا: اپنا لباس صاف رکھے،خوشبواستعمال کرے، اپنے گھر کو پلاسٹر کرے اپنے گھر کے آگن اور دالان میں جھاڑو لگائے یہاں تك کہ سورج غروب ھونےسے پہلے چراغ جلانے سے فقر و فاقہ دور ھوتا ھے اور رزق و روزی میں اضافہ ھوجاتا ھے"۔

2۔ سر کے بال کا خیال رکھنا

سر کے بال، انسان کی ظاھری شکل کو بہتر بنانے والے اصلی عناصر میں شمار ھوتے ھیں انسان کی خوبصورتی سر کے بال کے ساتھ جلوہ نماٸی کرتی ھے کہ یہ تقارن وھمراہ یعنی خوبصورت چہرے کے ساتھ سر کے بال عورتوں کے یہاں زیادہ نمایاں ھوتا ھے اگر ایك ایسے انسان کو مدنظر رکھیں کہ جس کے تمام اعضاء، بدن یعنی، آنکھ ابرو، لب، ناك وغیرہ بڑے مناسب اور خوبصورت ھوں لیکن اس کے سر پر بال نہ ھو تو آپ کو اندازہ ھوگا کہ نہ صرف یہ کہ اس کی خوبصورتی رونق نھیں رکھتی بلکہ ھو سکتا ھے وہ آدمی برا بھی لگے۔

اسی سلسلہ میں جناب رسول خدا(ص) سے نقل شدہ حدیث بھی ھے جو خوبصورتی میں سر کے بال کی اہمیت و کردار کی طرف اشارہ کرتی ھے۔ (ورد فی الحدیث ان رسول الله(ص): نهی المرأة التی وصلت الیٰ حد البلوغ ان تتشبه بالرجال فی قص شعرها من الخلف اومن الوسط اومن الامام) 9 "روایت میں وارد ھوا ھے کہ جناب رسول خدا(ص) نے حد بلوغ کو پہنچ جانے والی عورت (لڑکی) کو مردوں سے شباھت پیدا کرنے سے منع فرمایا ھے یعنی وہ اپنےسر کے بال کو آگے پیچھے یا وسط سے نہ تراشے"۔

حضرت امام جعفر صادق (ع)نے بھی فرمایا ھے:

(شعر الحسن من کسوة الله؛ فاکرموه) 10 "خوبصورت بال اللہ کی عطاکردہ چادر ھے اس کا احترام کرو"۔

بالوں کی حفاظت کے سلسلہ میں بھی روایات موجود ھیں منجملہ پیغمبر خدا(ص) نے فرمایا ھے:

(من اتخذ شعرا، فلیحسن ولا یته اولیجزه) 11 "جو بال بڑا رکھتا ھے اسے چاھئے کہ یا تو اس کی اچھی طرح حفاظت کرے یا پھر اسے چھوٹا کر دے" ۔

حضرت امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:

(استاصل شعرك یقل دونه و دوابه ووسخه وتغلظ رقبتك ویجلو بصرك) 12 "اپنے سر کے بال چھوٹے کرو کیونکہ بالوں کو چھوٹا رکھنے سے گندگی اور جویں کم ھو جاتی ھیں اور گردن قوی (موٹی) اور آنکھ کی روشنی بڑھ جاتی ھے۔

بالوں میں کنگھی کرنے کے بارے میں اور اس پر مترتب ھونے والے فوائد کے سلسلہ میں بھی معصومین علیہم السلام سے متعدد روایات موجود ھیں حضرت امام جعفر صادق(ع) کلمۃ[زینت] کی آیت شریفہ: (خذوا زینتکم

عند کل مسجد) "ہر مسجد میں اپنی زینت اپنے همراہ لے جاؤ" کی تفسیر میں فرماتے هیں:
([الزینة]المشط؛ فان المشط یجلب الرزق ویحسن الشعر وینجز الحاجة ویقطع البلغم) 13 "آیت میں زینت سے مراد کنگھی هے اس لئے کہ کنگھی روزی لاتی هے بالوں کو خوبصورت بناتی هے۔ حاجتوں کو برلاتی هے اور بلغم کو ختم کردیتی هے۔"
بالوں میں تیل رکھنے کے سلسلہ میں بھی حضرت امام جعفر صادق(ع)فرماتے هیں:
(اذا اخذت الدهن علی راحتك فقل: اللهم انی اسألك الزین والزینة) 14 "سر پرتیل رکھنے کے لئے جب اپنی ہتھیلی پر تیل لو تو کهو: پروردگارا! میں تجھ سے خوبصورتی اور زینت کا خواہاں هوں"۔

3۔ چہرے کے بال کا خیال رکھنا

لڑکوں کے چہرے پر چودہ ۔ پندرہ سال کی عمر میں بالوں کا اگنا ان کی مردانگی کی علامت هے اور مرتب ومنظم ڈارهی رکھنا مردوں کے وقار اور ان کی خوبصورتی کا جلوہ شمار کیا جا سکتا هے۔
تاریخ کے مختلف ادوار میں مجسمے، نقوش اور تصاویر اس بات کی نشادهی کرتے هیں کہ چہرے پر بال (ڈاڑهی) اس کی حفاظت گذشتہ زمانوں میں مردوں کے لئے زینت اور وقار مانا جاتا تھا۔
دین اسلام میں ڈاڑهی رکھنے اور اس میں کنگھی کرنے کی بڑی سفارش هوئی هے جناب رسول خدا(ص) کے بارے میں ملتا هے کہ:
(وکان یسرح تحت لحیته اربعین مرة ومن فوقها سبع مرات ویقول: انه یزید فی الذهن ویقطع البلغم) 15
"جناب رسول خدا(ص) اپنی ڈاڑهی کے نچلے حصہ کو چالیس مرتبہ اور اوپری حصہ کو سات مرتبہ کنگھی کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ: یہ کام ذہن کو زیادہ اور بلغم کو ختم کر دیتا هے"۔
اسی طرح حضرت امام جعفر صادق(ع) فرمایا هے:
(مشط الراس یذهب بالوباء ومشط اللحیة یشد الاضراس)16 "سر میں کنگھی کرنے سے وبا دور هوتی هے اور ڈاڑهی میں کنگھی کرنے سے دانت محکم هوتے هیں"۔
مونچھوں کے بارے میں پیغمبرخدا(ص) نے فرمایا هے:
(ان من السنة ان تاخذ من الشارب حتی یبلغ الاطار) 17 "مونچھوں کو هونٹوں کی کناری تك تراشے رہنا سنت هے "۔
آپ هی سے مروی ایك اور روایت میں آیا هے۔
(لا یطولن احدکم شاربه؛ فان الشیطان یتخذه محبا یستتربه) 18 "تم میں سے کوئی بھی اپنی مونچھ بڑی نہ رکھے ورنہ شیطان اپنے پوشیدہ هونے کی پناہ گاہ بنا لیتا هے۔

4۔ بدن کی کھال کا خیال رکھنا

انسانوں بالخصوص خواتین کی شکل ظاهری کے اهم عناصر میں سے ایك بدن کی کھال کا سالم، شفاف اور لطیف ونرم رکھنا هے پرانے زمانے سے پوست کی سلامتی اور اس کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے طرح طرح کی گھاسوں اور مفید تیلوں سے استفادہ رائج رہا هے اور ائمہ معصومین علیهم السلام کی تعلیمات بھی اس بات

کی نشان دہی کرتی ھیں کہ سماج کے تمام افراد (مرد ھوں یاعورت) کے لئے یہ کام بڑی اہمیت رکھتا ھے ۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ھے:
(الدھن یلین البشرة ویزید فی الدماغ ویذھب القشف ویسفر اللون) 19 "تیل (کی مالش) کھال کو نرم دماغ کو زیادہ، کھال کی گندگی کو بر طرف اور رنگ و روپ میں نکھار پیدا کرتا ھے"۔
اسی طرح حضرت امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں:
(دھن اللیل یجری فی العروق ویروی البشرة ویبیض الوجه) 20 "رات میں تیل کی مالش رگوں میں جاری ھوتی ھے کھال کو سیراب اور چہرے کو حسین (سفید) کرتی ھے"۔

5۔ ناخن چھوٹا کرنا

ایك اور خداداد نعمت اور خوبصورتی کا جلوہ جو پہلی نظر میں ھو سکتا ھے نظر نہ آئے ہاتھ اور پیر میں ناخن کا ھونا ھے۔ اور اس نعمت کااس وقت اندازہ ھوتا ھے کہ خدانخواستہ جب کسی بیماری یا حادثہ میں کوئی ایك ناخن ختم ھوجاتا ھے اور ہاتھ اور پیر کی ظاہری خوبصورتی پر بھی اس کااثر پڑتا ھے۔
بدن کے اس جزو کے بارے میں نیز اس کی صفائی محفوظ رکھنے کے سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں:
(انما قصت الاظفار؛ لانها مقیل الشیطان، ومنه یکون النسیان) 21 "ناخنوں کو اس لئے چھوٹا کیا جاتا ھے چونکہ شیطان کی قیامگاہ ھے اور اس سے نسیان پیدا ھوتا ھے"۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین علی(ع) فرماتے ھیں کہ:
(تقلیم الاظفار، یمنع الداء الاعظم، ویَدُرُّ الرزق) 22 "ناخنوں کو کاٹنے سے بڑی بڑی بیماریاں نا پید ھوجاتی ھیں اوررزق و روزی میں اضافہ ھوجاتا ھے"۔
بعض روایتوں میں عورتوں کے لئے خاص طور سے ناخن کے ظاہری پہلو اور ان کی خوبصورتی کو مد نظر رکھا گیا ھے حضرت امام جعفر صادق(ع) سے نقل ھوا ھے کہ آپ نے مردوں سےفرمایا: (قال للرجل: قصوااظافیرکم، اپنے ناخنوں کوچھوٹاکرو، (وللنساء:) اورعورتوں سے فرمایا کہ: اترکن فانه ازین لکن) 23 اپنے ناخنوں کو چھوڑ (تھوڑاسا بڑے رھیں) اس لئے کہ ناخن تم عورتوں کے لئے مززید زینت کا باعث ھے۔

6۔ عطر لگانا

ھو سکتا ھے ظاہری خوبصورتی کا تعلق قابل دید اور جن چیزوں کو آنکھیں دیکھ سکتی ھیں محدود ھو اور لغوی اعتبار سے بھی ھو سکتا ھے یہ معنی اخذ کرنا درست ھو، عرف عام میں دنیا کے تمام لوگوں کی عادت ھے کہ پسینہ کی ناپسندیدہ بو کو ختم کرنے کے لئے یا صرف اپنے یا دوسروں کو اچھا لگنے کے لئے خوشبو کا استعمال کرتے رھے ھیں اور مسلمانوں کی زبان پر ایك جملہ بڑا رائج اور مشھور ھے کہ جناب رسول خدا(ص) اپنے اموال کا زیادہ تر حصہ خوشبو پر صرف کرتے تھے بھت احتمال ھے کہ یہ شہرت جناب امام جعفر صادق(ع) سے اس ارشاد گرامی سے حاصل ھوئی ھو۔
(کان رسول اللّٰه(ص) ینفق علی الطیب، اکثر مما ینفق علی الطعام) 24 "پیغمبر خدا(ص) کھانے سے زیادہ خوشبو

پر مال صرف کیا کرتے تھے"۔ ایك دوسری حدیث بھی رسول خدا(ص) سے نقل هوئی هے جو بڑی معروف هے:
(حبب الی من الدنیا ثلاث: النساء والطیب وقرة عینی فی الصلاة) 25 "میں دنیا کی چیزوں میں دلچسپی رکھتا هوں، عورتیں، خوشبو اور نماز جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈك هیں ۔

امام علی بن موسیٰ الرضا علیه السلام بھی فرماتے هیں:
(لا ینبغی للرجل ان یدع الطیب فی کل یوم؛ فان لم یقدر علیه فیوم ویوم، فان لم یقدر، ففی کل جمعة؛ ولا یدع ذالك) 26 "مرد کے لئے مناسب نهیں هے کہ هر زور خوشبو لگانے سے باز رهے اگر اس پر قدرت نہ رکھتا هو تو ایك روز چھوڑ کر ایسا کرے اور اگر اس کی بھی قدرت نہ هوتو ہر جمعہ کو خوشبو استعمال کرے اور اس کو نہ چھوڑے،

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیه السلام فرماتے هیں:
(رکعتان یصلیها المتعطر افضل من سبعین رکعة یصلیها غیر متعطر) 27 "خوشبو لگانے والے کی دو رکعت نماز بغیر خوشبو لگانے والے کی ستر رکعت نماز سے افضل هے۔

7۔ مسواك کرنا

بلا شك وشبہ صاف وشفاف اور چمکدار دانتوں کا رکھنا ہر آراستہ و صاف رہنے والے انسان کی خواہش وتمنا هے کیونکہ دانتوں کی صفائی نہ صرف یہ کہ جسمانی سلامتی میں بڑی موثر هے ظاہری خوبصورتی میں بھی کافی موثر هے ۔ علاوہ بر این دوسروں سے محو گفتگو هوتے وقت لازم هے کہ دانت صاف هوں۔ دانتوں کی صحت وسلامتی کا ڈائرکٹ تعلق اس کا خیال رکھنے سے هے جس کا نتیجہ اس کی سلامتی هے اس سلسله میں بھی حضرت امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا هے:
(لکل شیء؛ طهور وطهور الفم السواك) 28 "ہر شیء کے لئے ایك پاك کرنے والی چیز هوتی هے اور منھ کی صفائی دانتوں میں مسواك کرنا هے"۔

زیادہ احتمال یہ هے کہ انسان نے اپنی خوبصورتی اور حسن کو باقی رکھنے یا خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے دانتوں میں مسواك کرنے کا آغاز کیا هے اس لئے کہ اس سلسله میں ایك صاحب نظر کا قول هے کہ: انسانوں کے اندر خوبصورتی کی طرف کشش اور کھنچاؤ سلامتی و تندرستی کی سمت کھنچاؤ سے زیادہ قوی هے۔ بہر حال دانتوں کی صفائی کا خیال رکھنا بھی خوبصورتی کی طرف رجحان پیغمبروں کی آمد اور ان کی تاکید سے سنت کی شکل اختیار کر گیا هے اور بهت سی روایات ہمارے مدعی کی تائید کرتی هیں حضرت امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا هے:
(السواك من سنن المرسلین) 29 مسواك کرنا انبیاء و مرسلین(ع) کی سنت هے ۔ پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ(ص) نے مسواك کرنے کی سفارش کرتے هوئے فرمایا هے:
(مازال جبرئیل یوصینی بالسواك حتی ظننت انه سیجعله فریضة) 30 " جبرئیل امین نے مسواك کرنے کی مسلسل تاکید کی تو مجھے خیال پیدا هوا کہ عنقریب مسواك کو فریضہ قرار دے دیں گے" ۔ آپ سے منقول ایك دوسری حدیث میں آیا هے:
(لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواك مع کل صلاة) 31 "اگر میری امت پر دشوار نہ هوتا تو میں حکم دے دیتا کہ ہر نماز کے ساتھ مسواك کریں"۔

مسواك كرنے كے جسمانی فوائد اور بہت سی عبادتوں میں اس كے سبب ثواب اور اس كی زیادتی كے سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ھوئی ھیں جن میں سے صرف ایك نمونہ پر اكتفاء كرتے ھیں ۔
حضرت امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:
(فی السواك اثنتا عشرة خصلة:هو من السنة، ومطهرة للفم ومجلاة للبصر، ویرضی الرحمن، ویبیض الاسنان ویذهب بالحفر، ویشد اللثة ویشهقی الطعام، ویذهب بالبلغم، ویزید فی الحفظ ویضاعف به الحسنات وتفرح به الملائكة) 32 مسواك میں بارہ خصوصیت ھے۔ پیغمبروں كی سنت ھے، ذھن كی صفائی كا باعث ھے آنكھوں كی روشنی میں اضافہ ھوتا ھے، خدا كی خوشنودی حاصل ھوتی ھے، دانتوں كو سفید كردیتی ھے، دانتوں كے پیلے پن اور خرابی كو زائل كرتی ھے جبڑے كو محكم كرتی ھے بھوك بڑھاتی ھے، بلغم كو ختم كرتی ھے، حافظہ قوی كرتی ھے ثواب كئی گنا بڑھا دیتی ھے ملائكہ كو خوش كر دیتی ھے۔

8۔ صاف ستھرا

اور خوبصورت لباس پہننا انسان كے اوپر خدا كے لطف وكرم میں سے ایك لطف یہ ھے كہ اسے سارے جانوروں سے جدا كر دیا ھے انسان كی فطرت میں حیاء وحجاب ودیعت كیا ھے اور فطری رجحان كے ظھور كی سب سے بڑی علامت بدن كو دوسروں كے گناھوں سے پوشیدہ ركھنا ھے اور كتنا اچھا ھے كہ یہ چھپانا، خوبصورت صاف وشفاف اور انسان كی سماجی شان ومنزلت كے لائق ھوتا ھو تاكہ انسان دوسروں كی نظر میں بھی بھلا معلوم ھو، لباس كی خوبصورتی كے سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق(ع) اس طرح فرماتے ھیں:
(البس وتجمل؛ فان الله جمیل، یحب الجمال؛ ولیكن من حلال) 33 خوبصورت اور اچھا لباس پہنو كیونكہ خدا خوبصورت ھے اور خوبصورتی كو دوست ركھتا ھے لیكن حلال سے ھونا چاھئے ۔ لباس كی صفائی و نظافت كے حوالے سے حضرت رسول خدا(ص) كا ارشاد ھے:
(من اتخذ ثوبا، فلینظفه) 34 جو شخص كسی لباس كو پہنے تو اسے پاك وپاكیزہ بھی ركھے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین(ع) فرماتے ھیں:
(غسل الثیاب یذهب الهم والحزن وهو طهور للصلاة) 35 لباس دھلنے سے ھم وغم دور ھوتا ھے اور نماز كے لئے پاكیزگی شمار ھوتا ھے ۔

----------

1. امالی الطوسی، ج۱، ص۲۷۵۔

2. مكارم الاخلاق، ج۱، ص۲۱۸۔

3. الخصال، ص۶۱۲۔

4. اس منابع كاموضوع، آرائش ظاھری اور خوبصورتی ظاھری ھے نہ خوبصورتی باطنی انسان كی پوشیدہ خوبصورتی۔امام حسن عسكری (ع) فرماتے ھیں:

حسن الصورة جمال ظاہر وحسن العقل جمال باطن؛

الكافی، ج٦، ص۴۳۸۔امیر المومنین (ع) فرماتے ھیں:

زینة البواطن اجمل من رینة الطواہر(غررالحكم، ج۳، ص۵۵۰۳۔

5. بحار الانوار، ج۵۹، ص۲۹۱۔
6. همان، ج٦، ص۳۳۵۔
7. کنز العمال، ج۱۷، ص۱۸۱۔
8. امالی الطوسی، ج۱، ص۲۷۵۔
9. تذکرة الفقهاء، ج۱، ص۳۹۰۔
10. کتاب من لایحضره الفقیه، ج۱، ص۱۲۹۔
11. الکافی، ج۶، ص۵۲۰۔
12. همان،ج٦، ص۴۸۴۔
13. الخصال، ص۲۶۸۔
14. الکافی، ج۶، ص۵۲۰۔
15. مکارم الاخلاق، ج۱، ص۸۲۔
16. کتاب من لایحضره الفقیه، ج۱، ص۱۲۸۔
17. الکافی، ج۶، ص۴۸۷۔
18. اسی جگہ ۔
19. وهی،ج، ٦، ص۵۱۹۔
20. اسی جگہ ۔
21. مکارم الاخلاق، ج۱، ص۱۵۴۔
22. الکافی، ج۶، ص۴۹۰۔
23. بحار الانوار، ج۷۳، ص۱۲۳۔
24. مکارم الاخلاق، ج۱، ص۱۰۴۔
25. الخصال، ص۱۶۵۔
26. بحار الانوار، ج۷۳، ص۱۴۰۔
27. ثواب الاعمال، ص۳۶۲۔
28. کتاب من لایحضره القفیه، ج۱، ص۵۳۔
29. الکافی، ج۶، ص۲۵۷۔
30. امالی الصدوق، ص۲۵۷۔
31. الکافی، ج۳، ص۲۲۔
32. الخصال، ص۴۸۱۔
33. وسائل الشیعه، ج۳، س۳۴۰۔
34. الکافی، ج۶، ص۲۴۴۔
35. الخصال، ص۶۱۲۔